REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

575

یک شنبہ ۷ ذیقعدہ ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۷ احسان ۱۳۳۵ ہش ۱۷ جون ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۴۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۶ جون - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج بذریعہ ڈاک مری سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی - اس سے قبل یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے - کہ ۱۴ جون سے طبیعت بفضلہ تعالےٰ روبہ صحت ہے - احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور الحاح سے دعائیں جاری رکھیں ؛

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۱۶ جون حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت میں ابھی کمزوری کافی ہے - کسی قدر انتڑیوں میں سوزش بھی باقی ہے - اور اعصاب ابھی تک پوری صحت کی حالت میں نہیں آئے مگر بحیثیت مجموعی افاقہ ہے - احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

کل مورخہ ۱۵ جون ۱۹۵۶ء کو بعد نماز جمعہ حسب معمول مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری پرنسپل جامعہ احمدیہ نے پڑھا - خطبہ جمعہ میں آپ نے ان اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو خدائی جماعتوں میں شامل ہونے والوں پر عائد ہوتی ہیں - اس ضمن میں آپ نے اس امر کو خاص طور پر واضح کیا کہ جماعتی ترقی اور خدائی وعدوں کے پورا ہونے کے لئے تعلق باللہ نہایت ضروری ہے - اور تعلق باللہ کے حصول میں دعا اور تقوےٰ کو خاص اہمیت حاصل ہے -

دولتِ مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں مسئلہ کشمیر پر غور کیا جائیگا

پریس کانفرنس میں وزیر خارجہ جناب حمید الحق چودھری کا انکشاف

ڈھاکہ ۱۶ جون - کل پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے وزیر خارجہ جناب حمید الحق چودھری نے انکشاف کیا کہ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں مسئلہ کشمیر پر بھی غور کیا جائے گا - انہوں نے کہا کشمیر کا مسئلہ ان اہم ترین مسائل میں سے ایک ہے جو دولت مشترکہ کے اس علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں - انہوں نے ایک سوال کے جواب میں توقع ظاہر کی کہ وزیر اعظم محمد علی ستمبر میں چین کا دورہ کریں گے - نیز ایک اور سوال کے جواب میں بتایا کہ ماسکو کے لئے پاکستانی سفیر کا انتخاب پہلے ہی عمل میں آ چکا ہے جس کے نام کا اعلان بعض رسمی کارروائیاں مکمل ہونے کے بعد عنقریب کر دیا جائے گا ؛

سویڈن میں تبلیغی مشن کھولنے کے لئے مبلغین اسلام کی ایک جماعت
- گوتھنبرگ پہنچ گئی -

احباب جماعت مشن کے قیام اور اسکی کامیابی کے لئے دعا کریں

گوتھنبرگ ۱۴ جون (بذریعہ تار) سکنڈے نیویا میں اسلام کا تبلیغی مشن قائم کرنے کے لئے مبلغین اسلام کی ایک جماعت ہیمبرگ سے سویڈن کے شہر گوتھنبرگ پہنچ گئی ہے - اس میں مبلغ جرمنی مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب اور مکرم سید کمال یوسف صاحب شامل ہیں - احباب جماعت مشن کے قیام میں سہولت اور اس کی کامیابی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور خاص طور پر دعائیں کریں ؛

مبلغ جرمنی مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب نے اس موقعہ پر بذریعہ تار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی درخواست کی ہے ؛

مشرقی پاکستان کے لئے باہر سے مزید ۵۰ ہزار ٹن چاول درآمد کیا جائیگا

اس بارے میں برما اور تھائی لینڈ کی حکومتوں سے خط و کتابت ہو رہی ہے

ڈھاکہ ۱۶ جون - حکومت پاکستان مشرقی پاکستان کے لئے برما اور تھائی لینڈ سے مزید ۵۰ ہزار ٹن چاول حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے - کل وزیر خارجہ جناب حمید الحق چودھری نے یہاں اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ مشرقی پاکستان کے کئی ضلعوں میں نہایت عمدہ فصل ہوئی ہے - اگرچہ سیلاب کی وجہ سے بعض ضلعوں میں نقصان بھی پہنچا ہے اس کے باوجود توقع ہے کہ اگر سیلابوں سے مزید نقصان نہ پہنچا تو مجموعی لحاظ سے بہت عمدہ فصل ہوگی -

ترقی کے پانچ سالہ منصوبوں کا ذکر کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا مشرقی پاکستان کے منصوبوں پر دو ارب روپے خرچ کئے جائیں گے

راجہ غضنفر علی خاں کی تقریر

نئی دہلی ۱۶ جون - ہندوستان میں پاکستان کے سبکدوش ہونے والے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خان نے کہا ہے جب تک بڑے بڑے مسئلے جن میں کشمیر کا مسئلہ بھی شامل ہے منصفانہ طور پر طے نہیں ہو جاتے اس وقت تک پاکستان اور ہندوستان کے درمیان پائدار دوستی اور اعتماد پیدا نہیں ہو سکتا - انہوں نے یہاں ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا دونوں ممالک باہمی دوستی کے ذریعہ ہی ترقی کر سکتے ہیں -

سلامتی کونسل میں الجزائر کا مسئلہ ایرانی نمائندہ پیش کریگا

نیویارک ۱۶ جون - افریقی ایشیائی گروپ کی طرف سے الجزائر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے کا کام ایرانی نمائندے کے سپرد کیا گیا ہے کیونکہ اس وقت گروپ کے دیگر ممالک میں سے صرف ایران کو ہی سلامتی کونسل میں نشست حاصل ہے -

روس نے تونس اور مراکش کی آزادی
- تسلیم کر لی -

ماسکو ۱۶ جون - روس نے تونس اور مراکش کو آزاد ملکوں کی حیثیت سے تسلیم کر لیا ہے - روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن نے ان دونوں ملکوں کے وزراء اعظم کو حصول آزادی پر مبارکباد کے تار بھیجے ہیں !

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی - اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷؍ جون ۱۹۵۶ء

سیلاب

مشرقی پاکستان میں تو پھر سیلاب پہنچ گیا ہے۔ اور کئی ایک اضلاع زیر آب ہو چکے ہیں۔ حکومت نے عوام کی امداد کے لئے روپیہ اور امداد شروع کر دی ہے۔ کشتیاں بنائی گئی ہیں۔ اور اسی قسم کی امدادی جدوجہد وسیع پیمانے پر ہو رہی ہے۔ اسی طرح مغربی پاکستان کے ان اضلاع میں جہاں سیلاب کا خطرہ ہے۔ امدادی کام شروع ہو گیا ہے۔ اور کئی ایک جگہوں میں بند باندھنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

اس ضمن میں یہ حقیقت سب کو معلوم ہے۔ کہ تقسیم ملک کے بعد سے ہی بھارت اور پاکستان کے کئی علاقوں میں تقریباً ہر سال سیلاب آنے شروع ہو گئے تھے۔ جس کو اب نو سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ مگر بھارت اور پاکستان دونوں ملکوں نے ہر سال سیلاب کو محض عارضی چیز سمجھا۔ جب سیلاب آیا۔ تو فوری اقدامات کئے گئے۔ لیکن نو سال میں دونوں ملکوں نے اس آفت کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی مستقل سکیم نہیں بنائی۔

بھارت اور پاکستان دونوں نے شاید پچھلے سال یہ آمادگی ظاہر کی تھی۔ کہ ایسے علاقوں میں جہاں دونوں ملکوں پر اثر پہنچتا ہے۔ کوئی متحدہ سکیم بنا کر عمل کیا جائے۔ مگر جہاں تک عمل کا تعلق ہے۔ ہمارے علم میں کوئی متحدہ سکیم نہ بنائی گئی ہے۔ اور نہ اس ضمن میں دونوں ملکوں نے مل کر کوئی کام کیا ہے۔ اب جبکہ سیلاب سر پر نہیں بلکہ دونوں ملکوں میں گھس آئے ہیں تو پھر بھی ہمارے علم کے مطابق کوئی متحدہ اقدام نہیں کیا گیا۔

نو سال کا تجربہ غافل سے غافل ملک کو بھی بیدار کرنے کے لئے کافی سے بہت زیادہ ہے۔ مگر ہمارے ملکوں کے لوگ خدا جانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ کہ نو سال کا متواتر تجربہ بھی انہیں بیدار نہیں کر سکا۔ اور آج تک وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ البتہ جب پانی سر سے گزر جاتا ہے۔ اور لوگ مصائب میں گرفتار اور فصلیں تباہ ہونے لگتی ہیں۔ تو ہم چونک اٹھتے ہیں۔ اور واویلا شروع کر دیتے ہیں۔ لینا۔ دوڑنا۔ پکڑنا۔

جیسا کہ معلوم ہے۔ مشرقی پاکستان اور بھارت کے ایک عظیم علاقہ میں سیلاب نے اپنی تباہ کاریاں امسال پھر شروع کر دی ہیں۔ اور ہر طرف شور پڑ گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہماری حالت کچھ کچھ اس گیدڑ سے نہیں ملتی جو رات کو سردی سے ٹھٹھرتا تو ارادہ کرتا کہ کل دن کو بھٹ ضرور بنا لیگا۔ مگر جب دن نکل آتا۔ تو جنگل میں یا تو کہیں پڑ کے سو رہتا اور یا خوراک کے لئے اِدھر اُدھر گھومتا پھرتا۔ یہاں تک کہ پھر رات آ جاتی۔

یہ کون نہیں جانتا۔ کہ سیلاب سے پچھلے سالوں میں نہ صرف جان و مال کا بے انتہا ضیاع ہوا ہے۔ بلکہ فصلیں تباہ ہو جانے کی وجہ سے ملک میں خوراک کی بھی اتنی کمی ہوئی ہے۔ کہ دوسرے ملکوں سے اناج کی خیرات تک لینی پڑی ہے۔ اگر لاتعداد زراعتی سکیموں کی بجائے پوری توجہ ملک کو سیلابوں سے محفوظ کرنے بلکہ ان سے فائدہ اٹھانے کی طرف منعطف کی جاتی۔ تو یقیناً ہم اناج کی گداگری سے محفوظ ہو سکتے تھے۔ ہمارا مطلب کوئی ایسی مستقل سکیم سوچنا ہے۔ جس سے ہم سیلابوں کو اپنے قابو میں کر سکیں۔ جیسا کہ بعض ترقی یافتہ ممالک میں کیا گیا ہے۔ ہالینڈ اگر سمندر کے آگے بند باندھ سکتا ہے۔ تو یقیناً ہم بھی اپنے دریاؤں کو ایک حد تک اپنے قابو میں لا سکتے ہیں۔

یہ درست ہے۔ کہ ہم قدرت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور یہ بھی درست ہے۔ کہ ترقی یافتہ ملکوں میں بھی باوجود بڑی بڑی تدابیر کے سیلاب آ جاتے ہیں۔ اور تباہی مچا دیتے ہیں۔ لیکن غور کرنے والی بات یہ ہے۔ کہ آیا ہم نے نو سال کے عرصہ میں کوئی ایسا کام کیا ہے۔ یا سوچا ہے۔ جو سیلابوں کے متعلق مستقل روک تھام کا حامل ہو۔ جو کچھ ہم اب کر رہے ہیں۔ یا پہلے سیلابوں کے وقت کرتے رہے ہیں۔ اس کو محض "Relief" کا کام کہا جا سکتا ہے۔ جو مستقل حیثیت نہیں رکھتا۔ یہ محض وقتی اور عارضی اقدامات ہیں۔ اور بہت ممکن ہے۔ کہ امسال اس کام کے پہلے ہی سے آغاز کی وجہ سے ہم وقتی طور پر بہت سا جان و مال کا ضیاع روکنے میں کامیاب ہو جائیں۔ لیکن ایسے عارضی اقدامات کے ساتھ ساتھ اگر ہم کوئی مستقل سکیم بنا کر اسے جامۂ عمل پہنانے کی کوشش کرتے تو یقیناً سیلابوں کے وقت ہمیں عارضی انتظامات میں کم محنت اور روپیہ خرچ کرنے کی ضرورت پڑتی۔

ہم یہ کوئی نئی بات پیش نہیں کر رہے۔ جس پر ارباب حل و عقد نے پہلے غور نہ کیا ہو۔ ہم صرف اتنا کہتے ہیں۔ کہ سیلابوں کے تواتر سے ہم کو ضرور سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور جو روپیہ اور محنت ہم ہر سال عارضی انتظامات میں صرف کرتے ہیں۔ اگر کسی مستقل سکیم پر خرچ کئے جائیں۔ تو انجام کار ہم نہ صرف جان و مال محفوظ کر سکتے ہیں۔ بلکہ اخراجات کے لحاظ سے بھی ہمیں بچت ہو سکتی ہے۔

یہ تو ہم نے انسانی کوشش کے متعلق کہا ہے۔ چونکہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں عقل عطا کی ہے۔ ہمیں اس سے کام لینے کی ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔ ورنہ کفرانِ نعمت ہوگا۔ لیکن اس معاملہ کا ایک اور اہم پہلو بھی ہے۔ جو دینی ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ بعض ترقی یافتہ ممالک میں بھی باوجود بڑے بڑے انتظامات کے سیلاب آ رہے ہیں۔ اور جان و مال کا نقصان کر رہے ہیں۔ کیا اس سے یہ واضح نہیں ہوتا۔ کہ انسانی تدابیر سے بالا کوئی طاقت ہے۔ جو ہماری بڑی بڑی تدابیر پر بھی حاوی ہے۔ جس کے سامنے ہماری کوششیں طوفان میں تنکے کے سہارے سے بھی کم ہو کر رہ جاتی ہیں۔

بہت سے خوف خدا رکھنے والے بندوں نے پچھلے سال کے سیلابوں کو طوفانِ نوح سے نسبت دی تھی۔ کیا ہمیں سوچنا نہیں چاہیئے۔ کہ جس طرح طوفانِ نوح قوم نوح کے باصرار گناہوں کی وجہ سے آیا تھا۔ اسی طرح موجودہ دنیا کے گناہوں پر تلے رہنے کی وجہ سے ہر طرف سیلاب آ رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کا سالانہ تقریری مقابلہ

تعلیم الاسلام کالج یونین کے سالانہ تقریری مقابلہ (اردو) میں حفیظ عمر (اول)۔ منور احمد نمی (دوم)۔ اور عطاء الکریم شاہد (سوم) رہے۔ اس طرح مسٹر حفیظ عمر کو سال رواں کا بہترین اردو مقرر قرار دیا گیا۔ اسی طرح انگریزی مقابلہ میں مسٹر سعید عبد اللہ آف سمالی لینڈ (اول) مسٹر ابوبکر آف سمالی لینڈ (دوم) اور مسٹر افتخار احمد شہاب آف چنیوٹ (سوم) رہے تھے۔ مسٹر سعید عبد اللہ کو انگریزی کا بہترین مقرر قرار دیا گیا تھا۔ (پرویز پروازی)

افسوسناک حادثہ

مورخہ ۶/۶/۵۶ چودھری حیات محمد صاحب مہاجر حال گورالہ تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ کا جوان لڑکا بشیر احمد اچانک وفات پا گیا ہے۔ سخت آندھی اور جھکڑ کے چلنے کی وجہ سے ایک بھینس کنوئیں میں گر گئی تھی۔ اسے باہر نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے کنوئیں سے ایک نہایت خطرناک زہریلے سانپ نے اسے کاٹا۔ زہر نے فوراً اثر کرنا شروع کر دیا۔ اور تھوڑے سے عرصہ کے بعد وفات ہو گئی۔ ایک اور نوجوان لڑکا بھی اسی کے ساتھ ہی اسی سانپ کے کاٹنے کی وجہ سے فوت ہو گیا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بشیر احمد مرحوم ۲۲/۲۳ سال کا تھا۔ اس نے ایک چھوٹا بچہ یادگار چھوڑا ہے احباب دعائے مغفرت فرماویں۔

خاکسار عبد الکریم خاں کا ٹھگڑھی شاہد واقف زندگی سیالکوٹ شہر۔

قرنِ اوّل کے عیسائی مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت کے قائل نہیں تھے

مسیح کے صلیب سے زندہ اترنے اور فلسطین سے ہجرت کر جانے کے متعلق

بعض عیسائی محققین کا واضح اعتراف

— قسط اوّل —

— مسعود احمد —

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تاریخ سے خبردار کرتے ہوئے دنیا کے سامنے یہ اعلان فرمایا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب سے بے ہوشی کی حالت میں زندہ اتار دیئے گئے تھے۔ آپ صحت یاب ہونے کے بعد فلسطین سے ہجرت کر کے بنی اسرائیل کے دس گم شدہ قبیلوں کی تلاش میں ایران اور افغانستان ہوتے ہوئے ہندوستان آئے اور یہاں اپنا مشن پورا کرنے کے بعد کشمیر میں فوت ہوئے چنانچہ سرینگر کے محلہ خانیار میں آپ کی قبر آج کے دن تک محفوظ ہے۔ اور یوز آسف نبی کے مقبرہ کے نام سے مشہور چلی آتی ہے۔ اس نظریہ کے متعلق بالعموم یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اناجیل اربعہ اور ابتدائی مسیحی لٹریچر میں ان کی ہجرت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ حتےٰ کہ اس بارہ میں کوئی اشارہ تک نہیں پایا جاتا اگر فی الواقعہ مسیح علیہ السلام ہجرت کر کے ہندوستان آئے ہوتے تو اس زمانہ کے مسیحی لٹریچر میں اس کا کچھ نہ کچھ ذکر تو ہونا چاہیئے تھا۔ اس اعتراض کو ابھی حال ہی میں مسٹر آئی اینڈ اناگ نے اپنے ایک مضمون میں جو "ہندوستان سٹینڈرڈ" کی اشاعت مورخہ یکم اپریل ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا ہے ایک دفعہ پھر دوہرایا ہے۔

ذیل میں ہم اس امر پر روشنی ڈالیں گے کہ اگر اناجیل اربعہ اور ابتدائی مسیحی لٹریچر میں حضرت مسیح علیہ السلام کی ہجرت کا تفصیلی ذکر موجود نہیں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ نیز ہم یہ بھی ثابت کریں گے کہ یہ کہنا ہرگز درست نہیں ہے کہ ابتدائی مسیحی لٹریچر میں جو کئی شکلیں اختیار کرنے کے بعد ہم تک پہونچا ہے۔ آپ کی صلیبی موت سے نجات اور ہجرت کی طرف کوئی اشارہ تک نہیں پایا جاتا۔ عیسائی محققین نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ قدیم عیسائی لٹریچر میں اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ آسمان پر زندہ اٹھائے جانے کے عقیدہ کے ساتھ ساتھ ابتدا ہی سے مسیحیوں میں یہ نظریہ بھی عام تھا کہ مسیح علیہ السلام صلیب سے زندہ اترنے کے بعد کسی دوسرے ملک میں ہجرت کر گئے ہیں۔ اور یہ کہ وہ ایک عرصہ کے بعد دوبارہ فلسطین میں واپس آئیں گے یہ نظریہ صدیوں تک اپنا اثر دکھاتا رہا۔ یہاں تک کہ آسمان پر اٹھائے جانے کی عجب پسندی کے آگے بالآخر ہجرت کا نظریہ لوگوں کے ذہن سے فراموش ہو گیا

اس ضمن میں آغاز کار یہ امر خاص طور پر قابل غور ہے کہ جن حالات میں حضرت مسیح علیہ السلام کو ہجرت کرنا پڑی وہ اس امر کے متقاضی تھے کہ حضرت مسیح کے زندہ صلیب سے اترنے اور ہجرت کرنے کے واقعہ کو خفیہ رکھا جاتا۔ رومی حکومت اور اس سے بڑھ کر خود یہودی آپ کی جان کے دشمن تھے۔ ان کی پوری کوشش یہ تھی کہ آپ صلیبی موت سے بچ کر کسی اور علاقہ میں نہ چلے جائیں۔ اگر یہودی فریسیوں یا رومی حکومت کے سپاہیوں کو اس امر کا سراغ مل جاتا کہ وہ زندہ موجود ہیں۔ اور کسی اور علاقے کی طرف ہجرت کر رہے ہیں۔ تو وہ ضرور آپ کا تعاقب کرتے۔ اور آپ کو شہید کئے بغیر دم نہ لیتے۔ اس عظیم خطرہ کے پیش نظر حواریوں نے آپ کی ہجرت کے متعلق انتہائی رازداری سے کام لیا اور کسی کو کانوں کان خبر تک ہونے نہ دی۔ اور یہودیوں کے سامنے اگر کہا تو یہی کہا کہ وہ تو خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھا ہے مراد اس سے یہ تھی کہ تم تو اسے صلیبی موت مار کر تورات کی رو سے نعوذ باللہ ملعون

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ سے کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں

"سچی محبت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی فطرت میں یہ بات منقوش ہوتی ہے کہ اپنے محبوب کے قطع تعلق کا اس کو نہایت خوف ہوتا ہے۔ اور ایک ادنےٰ سے ادنےٰ قصور کے ساتھ اپنے تئیں ہلاک شدہ سمجھتا ہے۔ اور اپنے محبوب کی مخالفت کو اپنے لئے ایک زہر خیال کرتا ہے۔ اور نیز اپنے محبوب کے وصال کے پانے کے لئے نہایت بے تاب رہتا ہے اور بُعد اور دوری کے صدمہ سے ایسا گداز ہوتا ہے کہ بس مر ہی جاتا ہے۔ اس لئے وہ صرف ان باتوں کو گناہ نہیں سمجھتا۔ کہ جو عوام سمجھتے ہیں۔ کہ قتل نہ کر۔ خون نہ کر۔ زنا نہ کر۔ چوری نہ کر جھوٹی گواہی نہ دے۔ بلکہ وہ ایک ادنےٰ غفلت کو اور ادنےٰ التفات کو جو خدا کو چھوڑ کر غیر کی طرف کی جائے ایک کبیرہ گناہ خیال کرتا ہے اس لئے اپنے محبوب ازلی کی جناب میں دوام استغفار اس کا ورد ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس بات پر اس کی فطرت راضی نہیں ہوتی۔ کہ وہ کسی وقت بھی خدا تعالےٰ سے الگ رہے اس لئے بشریت کے تقاضہ سے ایک ذرہ غفلت بھی اگر صادر ہو۔ تو اسکو ایک پہاڑ کی طرح گناہ سمجھتا ہے۔ یہی بھید ہے کہ خدا تعالےٰ سے پاک اور کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں۔"

(چشمہ مسیحی صـ۳۸)

ثابت کرنا چاہتے تھے۔ لیکن وہ ملعون نہیں ہوا بلکہ خدا نے اس کی عزت کو اور بھی زیادہ بلند کر دیا ہے "دائیں ہاتھ بیٹھنے" کا محاورہ اس زمانہ میں عام تھا۔ اور بالخصوص کسی بادشاہ کے داہنے ہاتھ بیٹھنے کو خاص عزت اور امتیاز پر محمول کیا جاتا تھا۔ چنانچہ ریورنڈ البرٹ بارنس اپنی عہد نامہ جدید کی تفسیر مطبوعہ ۱۸۳۲ء کے صفحہ ۱۷۹ پر مرقس کی انجیل کے آخر میں "خدا کے داہنے کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(ترجمہ) "ہم کو یہ فرض کرنے کی ضرورت نہیں کہ خدا کے ہاتھ ہیں یا یہ کہ مسیح خدا کے قریب کسی خاص سمت میں بیٹھا ہوا ہے یہ جملہ گفتگو اور اظہار خیال کے ایک خاص اسلوب سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آسمانوں پر اس کی عزت بلند ہوئی۔ اس زمانہ میں کسی بادشاہ کے داہنے ہاتھ بیٹھنے کو انتہائی عزت کا مقام سمجھا جاتا تھا پس خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھنے کے معنے صرف یہ ہیں کہ مسیح کو عزت کا بلند ترین مقام عطا کیا گیا۔"

اس طرح استعارہ اور محاورہ کے رنگ میں بات کرنے سے جو قطعاً خلاف واقعہ نہ تھی دکھانا یہ تھا کہ مسیح کا صلیبی موت سے بچ رہنا اور اپنے مشن کی تکمیل میں اسرائیل کے دس گمشدہ قبائل کی تلاش میں فلسطین سے ہجرت کر جانا اس امر کا بین ثبوت تھا کہ وہ ملعون نہیں ہوا۔ بلکہ خدا کی جناب سے اس کی عزت بلند کی گئی ہے) یہودیوں کے نزدیک ان کی ہجرت کلی طور پر راز میں رہی ہر چند کہ اس میں صلیبی موت سے بچ جانے کا اشارہ موجود تھا۔ لیکن وہ یہی سمجھتے رہے کہ ہم نے اسے مار دیا ہے۔ اور ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں اگرچہ مسیح علیہ السلام کے حواری بڑی رازداری سے کام لے رہے تھے۔ تاہم حواریوں کے علاوہ خود اس وقت کے دوسرے عیسائیوں میں یہ بات چل نکلی تھی۔ کہ مسیح علیہ السلام صلیب سے زندہ اترنے کے بعد کسی دور دراز مقام کی طرف ہجرت کر گئے ہیں۔ اور وہ حالات سازگار ہونے پر پھر واپس آ جائیں گے۔ یہ خبر صرف مسیح علیہ السلام کے ماننے والوں تک محدود تھی۔ اور یہودیوں سے اس کو خاص طور پر مخفی رکھا جاتا تھا چنانچہ مسٹر سٹیفن گراہم اپنی کتاب With the Russian Pilgrims to Jerusalem

شائع کردہ "تھامس نیلسن اینڈ سنز لندن" کے صفحہ ۱۱۱ پر واقعہ صلیب سے متعلق اس وقت کے عیسائیوں کے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"غالباً مسیح کی موت کے بعد کئی سال تک ان کے درمیان ایک عجیب خبر پھیلی رہی۔ کہ وہ زمین پر کسی دور و دراز جگہ میں ہیں۔ اور وہ عنقریب دوبارہ ظاہر ہوں گے۔"

مسٹر گراہم کے اس حوالہ سے صاف عیاں ہے کہ مسیح علیہ السلام کے حواریوں کی رازداری کے باوجود اس وقت کے مسیحیوں میں یہ بات اندر ہی اندر کھلی ہوئی تھی کہ مسیح علیہ السلام کسی دور دراز علاقے کی طرف ہجرت کر گئے ہیں۔ اور یہ کہ واقعہ صلیب کے معاً بعد حضرت مسیحؑ کے ماننے والوں میں ایسے لوگ موجود تھے۔ جو ان کے آسمان پر زندہ اٹھائے جانے کے قائل نہ تھے۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا۔ کہ وہ زمین پر ہی زندہ موجود ہیں۔ اور کسی دور دراز علاقے کی طرف ہجرت کر گئے ہیں۔

مسٹر سٹیفن گراہم کے علاوہ دوسرے نامور عیسائی محققین نے بھی اس امر کو صراحت کے ساتھ تسلیم کیا ہے۔ کہ ایک زمانہ میں تو عیسائی کہلانے والے اس عقیدے پر قائم تھے۔ کہ مسیح آسمان پر نہیں اٹھائے گئے۔ بلکہ وہ کسی اور مقام کی طرف ہجرت کر گئے ہیں۔ چنانچہ مسٹر جے آر ڈیملو اپنی تفسیر بائیبل کے دیباچہ میں اس عقیدے کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:-

"ایک خیال یہ ہے کہ مسیح صلیب پر مرے نہیں تھے۔ بلکہ انہیں بیہوشی کی حالت میں اتار لیا گیا اور بعد میں ہوش آنے پر وہ قبر سے باہر نکل آئے۔ اور اس طرح اس عقیدے کا آغاز ہوا۔ کہ گویا وہ مُردوں میں سے جی اٹھے ہیں۔ یہ نظریہ ایک زمانہ میں آزاد خیال عیسائیوں میں عام تھا۔ لیکن اب اگر کلی طور پر نہیں تو قریب قریب متروک ہو چکا ہے۔" (ص۵ے)

مسٹر ڈیملو نے اپنے اس اقتباس میں اگرچہ یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام کے صلیب سے زندہ اتارے جانے کا عقیدہ اب قریب قریب متروک ہو چکا ہے۔ تاہم ان کے اس اقتباس کی رو سے یہ امر مسلّم ہے۔ کہ ایک زمانہ میں یہ عقیدہ بہت عام تھا۔ اور عیسائیوں کی ایک معقول تعداد اس کے صحیح ہونے کی پوری طرح قائل تھی۔

مسٹر ڈیملو کے علاوہ ایک اور نامور عیسائی محقق مسٹر اے۔ بی۔ بروس ڈی۔ ڈی نے اپنی کتاب "Apologetics" مطبوعہ ۱۸۹۲ء میں اس امر پر مفصل بحث کی ہے۔ کہ ایک زمانہ میں خود عیسائیوں میں مسیح کے صلیب پر سے زندہ اترنے اور بعد میں کسی نامعلوم مقام پر وفات پا جانے کا عقیدہ عام تھا۔ مسٹر بروس انیسویں صدی کے اواخر میں عیسائی مذہب کے بہت بڑے مصنف ہو گذرے ہیں۔ انہوں نے عیسائیت کے دفاع میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ جو آج تک بہت قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ وہ اپنی مذکورہ بالا کتاب کے صفحہ ۳۸۵ پر مسیح علیہ السلام کے صلیب پر سے زندہ اترنے کے عقیدے کو اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"مسیح فی الواقعہ مرے نہیں تھے۔ عارضی بیہوشی کے بعد وہ پھر ہوش میں آ گئے۔ اور کئی مرتبہ اپنے شاگردوں کو دکھائی دیئے اور پھر وہ اتنا عرصہ زندہ رہے۔ کہ خود پولوس کو بھی ان کی زیارت نصیب ہوئی۔ اور بالآخر انہوں نے کسی نامعلوم جگہ میں وفات پائی۔"

اس عقیدے کو اپنے الفاظ میں بیان کرنے کے بعد مسٹر بروس نے آگے چل کر اس امر پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ کہ یہ عقیدہ ایک زمانہ میں لوگوں میں اچھا خاصا مقبول تھا۔ اور بڑے بڑے نامور عیسائی اس کے قائل تھے۔ ایسے عیسائیوں کی طرف سے اپنے اس عقیدے کے حق میں جو دلائل پیش کئے جاتے تھے۔ مسٹر بروس نے وہ دلائل بھی بیان کئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:-

"دوسرا نظریہ جو موت سے ملتی جلتی بیہوشی سے تعلق رکھتا ہے۔ قدیم آزاد خیال عیسائیوں میں بہت مقبول تھا۔ جن کی نمائندگی ڈاکٹر پولس (Dr. Paulus) کرتے ہیں اور بالخصوص Schleiermacher (جیسی معروف شخصیت) کی سرپرستی کی وجہ سے اس نظریہ کو وہ احترام حاصل رہا۔ جس کا فی الحقیقت یہ حقدار نہیں ہے۔ اس نظریہ کے حامیوں کی طرف سے جو استدلال کیا جاتا تھا۔ وہ یہ ہے۔ صلیب پر چڑھنے کی وجہ سے اس امر کے باوجود کہ ہاتھوں اور پاؤں دونوں میں میخیں ٹھونک دی جائیں۔ خون بہت کم بہتا ہے۔ اور موت کرب یا بھوک کی وجہ سے بہت آہستہ آہستہ واقع ہوتی ہے۔ مسیح کو مردہ سمجھ کر صرف چھ گھنٹے بعد ہی اتار لیا گیا تھا۔ یہ اس امر کا کافی سے زیادہ ثبوت ہے۔ کہ مسیح فی الحقیقت مرے نہ تھے۔ بلکہ ان پر محض بیہوشی طاری ہو گئی تھی۔ بعد میں ٹھنڈے غار میں جس کی ہوا مندمل کرنے والی دوائیں اور نیز خوشبودار مصالحوں میں بسی ہوئی تھی۔ وہ آسانی سے ہوش میں آ گئے۔ اس نظریہ کی تائید میں جوزیفس (Josephus) کے ایک بیان کا حوالہ بھی دیا جاتا ہے۔ جس میں وہ کہتا ہے۔ کہ اس کے تین واقف کار لوگوں کو صلیب دے دی گئی تھی۔ اس نے انہیں صلیب پر سے اتارنے کی اجازت حاصل کی۔ اور ان میں سے ایک شخص زندہ بچ رہا" (ص۳۸۶)

ہم نے مشہور عیسائی محققین مسٹر سٹیفن گراہم۔ مسٹر ڈیملو اور مسٹر اے۔ بی۔ بروس کے جو حوالہ جات اوپر درج کئے ہیں۔ ان سے یہ امر اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ واقعہ صلیب کے بعد عیسائیوں میں یہ عقیدہ بھی رائج تھا۔ کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر مرے نہیں بلکہ وہاں سے بیہوشی کی حالت میں زندہ اتارے گئے۔ اور پھر کسی نامعلوم مقام کی طرف ہجرت کر گئے۔ پھر بعد میں بھی عیسائیوں کے ایک معقول طبقہ میں یہ عقیدہ رائج رہا۔ اور آج بھی عیسائیوں میں خواہ معدودے چند ہی سہی۔ ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو مسیح کی صلیبی موت کے قائل نہیں ہیں۔

(باقی)

تحریک جدید — اور — خدام الاحمدیہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام کو مخاطب کر کے فرمایا:-

(۱) میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اس لئے اٹھایا ہے۔ تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔

(۲) میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے۔ اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔

(۳) کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا۔ جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو۔ اور

(۴) کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔

(۵) پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ پہلے سے زیادہ وعدے لکھوائیں گے۔ اور خدام الاحمدیہ کوشش کریں۔ کہ کوئی نوجوان ایسا نہ رہے۔ جس نے تحریک جدید دفتر دوم میں حصہ نہ لیا ہو۔ اور پھر کوئی رقم ایسی نہ رہے جو وصول نہ ہو۔

(۶) اس سال بائیسویں کی تحریک میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امراء و صدر صاحبان کو بھی تحریک جدید کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ پس جماعتوں کے امیر یا صدر صاحبان اور ان کے عہدہ دار اور خدام الاحمدیہ کے قائد اور زعیم صاحبان ذمہ دار ہیں۔ کہ اس سال کی تحریک جدید کو نہایت شاندار اور غیر معمولی توجہ سے اتنا کامیاب کریں۔ کہ گذشتہ سالوں کی طرح جبکہ وعدوں سے بھی زیادہ وصول ہوتا تھا۔ کیونکہ دور اول کے سپاہی جب یہ دیکھتے تھے۔ کہ ادا کرنے میں توقف ہو گیا۔ تو وہ اس وجہ سے تلافی مافات کے لئے وعدہ سے زیادہ ادا کر دیتے تھے۔ اسی طرح گذشتہ سالوں میں سو فی صدی سے بھی زیادہ وصولی ہوتی رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مخلصین جماعت سے اس سال میں بھی امید ہے۔ کہ احباب اپنے وعدے ۳۱ر جولائی تک سو فی صدی ادا کریں گے۔ اور جو نہ کر سکیں گے۔ وہ ازالہ کرنے کے لئے وعدہ کو بڑھا کر دیں گے۔ پس امراء یا صدر صاحبان اور قائدین اور زعماء صاحبان خدام الاحمدیہ خاص توجہ فرما کر کوشش فرماویں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواست ہائے دعاء

(۱) میری بیوی ۱۹۵۰ء سے بیمار ہے۔ بے ہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ بہت بے چینی ہے۔ بزرگان سلسلہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے لڑکے مقبول احمد نے اوورسیری کا آخری امتحان دینا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ نمبروں پر کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ عاجز ڈاکٹر محمد عبدالستار شاہ چک ۲۱۲ ج ب براستہ چنیوٹ ضلع لائل پور۔

(۲) خاکسار کے والد صاحب نے زمین کے مقدمے کی اپیل کی ہوئی ہے۔ ایک دفعہ مقدمے کی اپیل خارج ہو چکی ہے۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس دفعہ اس مقدمے میں کامیابی عطا کرے۔ محمد یوسف واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

(۳) میری ہمشیرہ صابرہ بی بی کا لڑکا غلام احمد بیمار ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ بچے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت دے۔ اور دین کا خادم بنائے۔ آمین۔ خاکسار عبداللطیف کاتب گول بازار ربوہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حضرت داؤد علیہ السلام سے مشابہت

(از بشیر احمد صاحب قمر متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک شعر میں اپنے آپ کو داؤد قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں ؎

اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کے درمیان مشابہت کے سلسلے میں چند امور بیان کئے جاتے ہیں:-

حضرت داؤدؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے بیٹے کی خوشخبری دی تھی۔ کہ جس کے ذریعہ سے آپ کی نسل بڑھے گی۔ بشارت کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:-

"یہ کلام یا یہ خوشخبری ناتن نبی کو بتائی گئی کہ جا اور جا کر میرے بندے داؤدؑ سے کہہ دے کہ میں روئے زمین کے بڑے بڑے آدمیوں کے نام کی مانند تیرا نام کر دوں گا . . . . اور جب تیرے دن پورے ہو جائیں گے۔ تاکہ تو اپنے باپ دادا کے ساتھ مل جانے . . . . کو چلا جائے۔ تو میں تیرے بعد تیری نسل کو تیرے بیٹوں میں سے برپا کروں گا۔ اور اس کی سلطنت کو قائم کروں گا۔ وہ میرے لئے گھر بنائے گا اور میں اس کا تخت ہمیشہ کے لئے قائم کروں گا۔ میں اس کا باپ ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہو گا۔ اور میں اپنی شفقت اس پر سے نہیں ہٹاؤں گا۔"

(۱۔ تواریخ باب ۱۷ آیت ۱۱ تا ۱۳)

پھر حضرت داؤدؑ فرماتے ہیں کہ "خداوند کا کلام مجھے پہنچا . . . . دیکھ تجھ سے ایک بیٹا پیدا ہو گا۔ وہ مرد صلح ہو گا اور میں اسے چاروں طرف کے سب دشمنوں سے امن بخشوں گا۔ کیونکہ سلیمان اس کا نام ہو گا۔ اور میں اس کے ایام میں اسرائیل کو امن و امان بخشوں گا"

(۱۔ تواریخ باب ۲۲ آیت ۹)

باوجود اس پیشگوئی کے حضرت داؤدؑ نے خدا تعالیٰ سے دعائی اور التجا کی کہ اے خدا جیسا تو نے کہا ہے۔ ویسے ہی کر۔ آپ کی دعا کا مقصد وحید صرف یہی تھا کہ تا اللہ تعالیٰ کی بادشاہت ابدالآباد تک قائم ہو۔ چنانچہ آپ خود کہتے ہیں۔

"اور جیسا تو نے کہا ویسا ہی کر اور تیرا نام ابد تک قائم اور بزرگ ہو"

(۱۔ تواریخ باب ۱۷ آیت ۲۳، ۲۴)

حضرت داؤدؑ اپنے بیٹے کے لئے دعا کرتے ہیں "اے میرے بیٹے خداوند تیرے ساتھ رہے اور تو اقبالمند ہو . . . . . . رب خداوند تجھے عقل و دانائی بخشے۔"

(۱۔ تواریخ باب ۲۲ آیت ۱۱، ۱۲)

آپ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہیں کہ "سو ہمت باندھ اور حوصلہ رکھ خوف نہ کر ہراساں نہ ہو"

(۱۔ تواریخ باب ۲۲ آیت ۱۳)

"اور داؤد نے اپنے بیٹے سلیمان سے کہا کہ ہمت باندھ اور حوصلہ سے کام کر خوف نہ کر ہراساں نہ ہو۔ کیونکہ خداوند خدا جو میرا خدا ہے تیرے ساتھ ہے۔ وہ تجھ کو نہ چھوڑے گا اور نہ ترک کرے گا۔ جب تک خداوند کے مسکن کی خدمت کا سارا کام تمام نہ ہو جائے۔ (۱۔ تواریخ باب ۲۸ آیت ۲۰)

زمانہ خلافت۔ حضرت سلیمان بچپن ہی میں مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "اور داؤد بادشاہ نے ساری جماعت سے کہا کہ خدا نے فقط میرے بیٹے سلیمان کو چنا اور وہ ہنوز لڑکا اور ناتجربہ کار ہے اور کام بڑا ہے"

(۱۔ تواریخ باب ۲۹ آیت ۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بیٹے کی بشارت دی گئی۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتزوج و یولد لہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی حضرت داؤد کی طرح الٰہی مشیت کے ماتحت ہوشیارپور میں خدا تعالیٰ کی عبادت اور ذکر میں کچھ دن گذارے۔ انہی ایام میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ انکشاف فرمایا کہ آپ کو ایک ایسا لڑکا دیا جائے گا جس کے ذریعہ دین کو ترقی حاصل ہو گی۔ چنانچہ یہ الہامی مندرجہ ذیل عبارت بعینہٖ اس پیشگوئی سے مشابہ ہے۔ جو کہ حضرت سلیمان کے بارہ میں کی گئی۔

"(۱) وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا (۲) علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا (۳) وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہو گا۔ (۴) خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ (۵) اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا (۶) زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا (۷) تو میں اس سے برکت پائیں گی"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پسر موعود کا نام بھی بتا دیا گیا تھا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

". . . خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کر ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا . . . کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہو گا۔"

(سبز اشتہار بار چہارم حاشیہ صفحہ ۲۶)

انبیاء بنی اسرائیل چونکہ اپنی ہی قوم کے لئے آتے تھے اسلئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ:-

"میں اس کے ایام میں بنی اسرائیل کو امن و امان بخشوں گا۔ لیکن مثیل داؤد پسر موعود چونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم الشان نبی کی امت میں ہونا تھا۔ اسلئے اس کے بارہ میں کہا کہ "قومیں اس سے برکت پائیں گی۔" وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

جیسا کہ داؤد اپنے پسر موعود کے لئے دعا کرتے تھے کہ خداوند تجھے عقل و دانائی بخشے اور تو اقبالمند ہو۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی اولاد اور پسر موعود کے لئے نہایت درد مندانہ دعائیں کیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے یہ خوشخبری دی کہ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا۔ اور اپنے کاموں میں اولوالعزم ہو گا۔ اور جلد جلد بڑھے گا۔

جس طرح حضرت سلیمانؑ کم عمری میں خلافت پر متمکن ہوئے اسی طرح پسر موعود یعنی خلیفۃ المسیح الثانی بھی کم عمری میں ہی اور بظاہر ناتجربہ کاری کے زمانہ میں خلافت پر متمکن ہوئے (۱۔ تواریخ باب ۲۲)

پھر جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام اولاد پسر موعود پر ایمان لائی۔ اسی طرح حضرت سلیمان کے ہاتھ پر سبھی اولاد داؤد نے بیعت کی چنانچہ لکھا ہے۔

"تب سلیمان خداوند کے تخت پر اپنے باپ داؤد کی جگہ بادشاہ ہو بیٹھا اور اقبالمند ہوا۔ اور سارا اسرائیل اس کا مطیع ہوا۔ اور سب امراء اور بہادر اور داؤد بادشاہ کے سب بیٹے سلیمان بادشاہ کے مطیع ہوئے اور خداوند نے سارے اسرائیل کی نظر میں سلیمان کو نہایت سرفراز کیا۔ اور اسے ایسا شاہانہ دبدبہ عنایت کیا۔ جو اس سے پہلے اسرائیل میں کسی بادشاہ کو نصیب نہ ہوا تھا۔"

(۱۔ تواریخ باب ۲۹ آیت ۲۳ تا ۲۵)

اعلان نکاح

برادرم محمد شریف صاحب ولد اللہ دتہ صاحب ملازم بھیرہ بس سروس سرگودھا کا نکاح مسماۃ رشیدہ بی بی بنت چوہدری سراج الدین صاحب ننگلی حال چک نمبر ۱۰۱ شمالی ضلع سرگودھا کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار دو پیہ مہر پر مکرمی حافظ مسعود احمد صاحب نے مورخہ ۲۵/۶/۶۳ء مسجد احمدیہ سرگودھا میں بعد نماز مغرب پڑھا۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

خاکسار بشیر احمد کاٹھگڑھی
سرگودھا

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کا فرمان

"اخبار ایک دلیل ہوتا ہے۔ اس بات کی کہ قوم کے اندر کتنی بیداری ہے۔ اور کتنا اضطراب ہے۔ اور انقلاب کی کتنی خواہش ہے۔ اگر کوئی قوم اخباروں کی طرف توجہ نہیں کرتی۔ تو یقیناً وہ اپنی ترقی کی پوری طرح خواہش نہیں رکھتی۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ پورے زور سے الفضل کو پھیلانے کی کوشش کریں۔"

تمام جماعتوں کو جائزہ لینا چاہیئے کہ انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی کہاں تک تعمیل کی ہے۔

(مینیجر الفضل)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ایک ارشاد خدام الاحمدیہ کے نام

میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار کیوں اٹھایا؟

(۱) تحریک جدید کا دفتر تمام شہری اور قصباتی جماعتوں کے امیر یا صدر صاحبان کو توجہ دلا چکا ہے کہ وہ تحریک جدید کے السابقون کے دوسرے دور ۳۱ جولائی تک اپنے وعدوں کو جن کے وعدے ان کی آمد کے لحاظ سے کم ہیں وہ یک مشت ماہ جون میں سو فیصدی ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور جن احباب کے وعدے ان کی آمد کے لحاظ سے نمایاں اور غیر معمولی اور شاندار ہیں وہ کچھ ماہ جون میں اور کچھ ماہ جولائی میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ تا ان کا وعدہ بھی ۳۱ جولائی تک سو فیصدی پورا ہو جائے۔

(۲) اس سلسلہ میں جماعت سیالکوٹ۔ اٹھور۔ لائلپور۔ کراچی اور سرگودھا کے امراء صاحبان کی اطلاع مل چکی ہے کہ وہ کوشش کر رہے ہیں کہ ان کی جماعت کے وعدے دوسرے دور تک حتی الوسع سو فی صدی پورے ہو جائیں۔ سرگودھا کے مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے پنجاب نے اطلاع فرمائی ہے کہ میں نے جماعتوں کے امراء کو لکھا ہے کہ وہ تحریک جدید کی طرف خاص توجہ دے کر وعدے جلد تر پورے کریں۔

جن جماعتوں کے امراء یا صدر صاحبان کی اطلاع نہیں آئی وہ اطلاع بھی دیں اور عملاً پوری کوشش کریں کہ ان کے وعدے بھی جلد تر ادا ہو جائیں۔

(۳) یاد رہے کہ جن افراد کے وعدے سو فیصدی ۳۱ جولائی تک پورے ہو جائیں گے ان کے نام حضور میں دعا کے لئے بھی پیش کئے جائیں گے اور ۳۱ جولائی تک جن جماعتوں کے وعدے سو فیصدی بحیثیت جماعت پورے ہو جائیں گے۔ ان جماعتوں کے کارکنوں کے نام بھی دعا کے لئے پیش حضور ہوں گے اور دفتر کوشش کرے گا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسی جماعتوں اور ان کے اچھا کام کرنے والے احباب کے نام اخبار میں بھی مع ان کی دفتر اوّل و دفتر دوم کی ادا کردہ رقم کے شائع بھی کر دے۔

(۴) اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ۲۵ نومبر ۱۹۴۹ء مطبوعہ ۳ دسمبر ۱۹۴۹ء میں تحریک جدید کے چندہ کے وعدے اور وصولی کے لئے خدام الاحمدیہ کو ارشاد فرمایا:

(۵) "میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اس لئے اٹھایا ہے کہ تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں"

(۶) "سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہیگا جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے"

(۷) "پس میں امید کرتا ہوں کہ دوست اپنے بقائے بھی جلد ادا کریں گے اور پہلے سے زیادہ وعدے بھی لکھوائیں گے"

(۸) "اور خدام الاحمدیہ کوشش کریں کہ کوئی نوجوان ایسا نہ رہے جس نے تحریک جدید دفتر دوم میں حصہ نہ لیا ہو۔ اور پھر کوئی ایسی رقم نہ رہے جو وصول نہ ہو"

پس دفتر اوّل اور دفتر دوم کے وعدوں کے وصول کرنے میں قائدین۔ زعماء اور خدام الاحمدیہ کے دوسرے عہدیدار کوشش کریں کہ وعدوں کی وصولی جلد سے جلد ہو جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

منظوری عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

یہ منظوری تا اپریل ۱۹۵۹ء ہوگی

	نام	عہدہ	جماعت
۱	سید داؤد مظفر شاہ صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ
۲	چوہدری علم الدین صاحب	نائب پریذیڈنٹ۔ آڈیٹر	″ ″
۳	آغا مشتاق احمد صاحب	امام الصلوٰۃ و سیکرٹری ارشاد و اصلاح	″ ″
۴	منشی اللہ بخش صاحب	سیکرٹری مال	″ ″
۵	دین محمد صاحب	سیکرٹری زراعت	″ ″

	نام	عہدہ	جماعت
۱	غلام حیدر خانصاحب	پریذیڈنٹ و سیکرٹری تعلیم	محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر
۲	چوہدری فضل احمد صاحب	وائس پریذیڈنٹ	″ ″
۳	مرزا محمد رشید صاحب	سیکرٹری زراعت	″ ″

	نام	عہدہ	جماعت
۱	خواجہ ظہور الدین صاحب بٹ	پریذیڈنٹ و سیکرٹری تعلیم	جماعت احمدیہ گوجر خاں
۲	خواجہ عبد الرحمٰن صاحب	سیکرٹری امور عامہ	″ ″
۳	شیخ حبیب اللہ صاحب	سیکرٹری ارشاد و اصلاح و زکوٰۃ	″ ″

	نام	عہدہ	جماعت
۱	ماسٹر محمد علی صاحب	پریذیڈنٹ و سیکرٹری تعلیم	گھیلی ڈاکخانہ ڈنگہ براستہ شاہدرہ ضلع شیخوپورہ
۲	میاں احمد علی صاحب	سیکرٹری مال	″ ″

	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری عبد اللہ خانصاحب	پریذیڈنٹ	قلعہ صوبہ سنگھ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
۲	ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب	سیکرٹری مال	″ ″
۳	شیخ فتح محمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ	″ ″
۴	مولوی عنایت اللہ صاحب	سیکرٹری تعلیم و ارشاد و اصلاح	″ ″
۵	منشی محمد صادق صاحب	سیکرٹری زراعت	″ ″
۶	مولوی عبدالحق صاحب	امام الصلوٰۃ	″ ″

	نام	عہدہ	جماعت
۱	ڈاکٹر ملک مولا بخش صاحب	سیکرٹری امور عامہ، جائداد	جماعت احمدیہ ڈیرہ اسماعیل خاں
۲	اللہ داد خانصاحب ملوی	سیکرٹری مال	″ ″
۳	شیخ صدیق احمد صاحب	سیکرٹری ارشاد و اصلاح	″ ″
۴	مرزا منظور احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی	سیکرٹری تعلیم	″ ″
۵	مستری نذیر احمد صاحب	سیکرٹری ضیافت	″ ″

	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری مبارک علی صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ میاں چنوں ضلع ملتان
۲	چوہدری برکت علی صاحب	سیکرٹری مال	″ ″
۳	چوہدری عبد المجید صاحب دکاندار	سیکرٹری ارشاد و اصلاح	″ ″
۴	محمد یوسف علی صاحب	سیکرٹری تعلیم و امام الصلوٰۃ	″ ″

	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری ناظر علی صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ شیخ پور ضلع گجرات
۲	سید نور حسین شاہ صاحب	سیکرٹری مال	″ ″
۳	چوہدری محمد شفیع صاحب	محاسب	″ ″
۴	چوہدری خورشید صاحب	سیکرٹری تعلیم	″ ″
۵	چوہدری میاں خانصاحب	سیکرٹری ارشاد و اصلاح	″ ″

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

الجزائر کی تحریک آزادی اور فرانس

فرانس کی قومی اسمبلی نے گائی موے کی وزارت پر اظہار اعتماد کے ساتھ اس امر کی اجازت بھی دے دی ہے۔ کہ الجزائر میں فوجی کارروائیوں کے ذریعہ قیام امن کی کوششیں جاری رکھی جائیں۔ اور انہیں کامیابی کی منزل تک پہنچایا جائے۔ وزیر اعظم موے کی وزارت پر اعتماد کے ووٹ کے حق میں ۲۷۱ ووٹ آئے۔ اور صرف ۵۹ نے مخالفت کی۔ لیکن اگر ان ۲۰۱ ووٹوں کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ جنہوں نے اظہار رائے سے گریز کیا۔ تو یہ سخت مشکل نہیں رہتا۔ کہ درحقیقت وزیر اعظم موے کو قومی اسمبلی میں اتنی واضح اکثریت حاصل نہیں جتنی کہ بادی النظر میں نظر آتی ہے۔

مخالفت یا موافقت سے علیحدہ رہنے والوں کی اس قدر کثیر تعداد اس امر کا واضح اشارہ ہے کہ قومی اسمبلی وزیر اعظم موے کی اس پالیسی سے متفق نہیں۔ جو انہوں نے الجزائر کے سلسلہ میں اختیار کر رکھی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ان میں اس قدر جرأت بھی نہیں کہ وہ اس نازک موقع پر موے کی وزارت کو شکست دے کر وزارتی بحران پیدا کر دیں یا خود نئی وزارت قائم کریں۔ کیونکہ اس صورت میں خود انہیں الجزائر کے مسئلہ سے عہدہ برآ ہونا پڑے گا۔ یہ مسئلہ اس قدر الجھ چکا ہے کہ کوئی جماعت اس کو اپنے سر لینے کو تیار نہیں۔ اور حقیقتاً یہی وجہ ہے کہ وزیر اعظم موے کی حکومت کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ منظور نہ ہوا۔ جیسا کہ پہلے ان کالموں میں لکھا جا چکا ہے کہ وزیر اعظم موے پر اعتماد کے ووٹ میں کمیونسٹوں کے ۱۵۰ ووٹ غیر جانبدار رہے۔ حالانکہ اس سے قبل اسمبلی کی کمیونسٹ پارٹی وزیر اعظم موے کی سخت مخالف تھی۔

وزیر اعظم موے کے برسر اقتدار آنے پر یہ توقع کی جاتی تھی۔ کہ الجزائر کے مسئلہ کا جلدی ہی کوئی پر امن تصفیہ ہو جائے گا لیکن تقریباً ڈیڑھ دو سال گذر جانے کے بعد بھی الجزائر کی جنگ میں کمی آنے کے بجائے شدت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔

فرانس کی قومی اسمبلی میں وزیر برائے الجزائر مسٹر لاکوسٹ نے یہ تسلیم کیا کہ اس وقت الجزائر میں فرانس کی فوجی قوت تین لاکھ ساٹھ ہزار تک پہنچ چکی ہے اور اس تعداد میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کثیر فوج کے مقابلہ میں محبان وطن کے صرف پندرہ ہزار سپاہی نبرد آزما ہیں اس واقعہ سے یہ امر ثابت ہو جاتا ہے کہ مقامی متحارب قوت کو فرانس کی فوج پر جنگی سبقت حاصل ہے اور اس سبقت کو حاصل کرنے کے لئے فرانس کو مزید فوج بھیجنا پڑے گی۔ دوسری طرف فرانس کی استعماری پالیسی میں جس قدر شدت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ شمالی افریقہ کی عرب قوتوں میں اتحاد اتنا ہی راسخ ہوتا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں تیونس کے وزیر اعظم حبیب بورقیبہ کا بیان قابل توجہ ہے . . . . یہاں اس امر کا ذکر بے موقع نہ ہوگا کہ حبیب بورقیبہ شمالی افریقہ کی قوم پرست تحریک کے اس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کی اعتدال پسندی کا فرانس کو بھی اعتراف ہے۔

اگر تیونس کے رضا کاروں نے عرب اتحاد کے نام پر الجزائر میں جنگ کرنے کی اجازت چاہی تو میرے لئے انکار کی گنجائش نہ ہوگی۔ فرانس کو ہم اپنا دوست سمجھتے ہیں۔ مگر الجزائری ہمارے بھائی ہیں۔

الجزائر کی مٹھی بھر فوج کی کامیابی اسی اتحاد کی مرہون منت ہے۔ تیونس اور مراکش کے نئے آزاد ممالک کی طرف سے الجزائر کے باشندوں کی اس قدرتی حمایت کو ختم کرنے کے لئے فرانسیسی وزیر کمورت نے ان ممالک کو متنبہ کیا ہے کہ وہ فرانس کی دوستی کو آزمائش میں نہ ڈالیں اور الجزائر کے مسئلہ میں مداخلت سے گریز کریں۔ اس لئے کہ یہ فرانس کا نجی مسئلہ ہے۔

الجزائر کے مسئلہ پر فرانس کے مغربی حلیفوں کی خاموشی . . . . فرانسیسی وزیر اعظم موے کو اس امر کی شہ دی ہے کہ وہ الجزائر پر فرانسیسی تسلط قائم رکھنے کے لئے قوت کا استعمال کریں۔

امریکہ اور برطانیہ کی اس پالیسی کے برخلاف اس مسئلہ میں روس کی پالیسی کا اندازہ اس تقریر سے کیا جا سکتا ہے جو مسٹر خروشیف نے فرانسیسی وزیر اعظم موسیو موے کے اعزاز میں دی جانے والی پارٹی میں کی تھی مسٹر خروشیف نے کہا تھا۔

"آئیے اب ان عربوں کا جام صحت نوش کریں جو اپنی آزادی کے لئے نو آبادکاروں کے خلاف جنگ کر رہے ہیں . . . ہم اس وقت تک ان کی کامیابی کے خواہشمند رہیں گے جب تک یہ جدوجہد جاری ہے آپ تاریخ کا پہیہ نہیں روک سکتے۔"

مشرق و مغرب کی پالیسی میں اس تضاد کا اثر الجزائری قوم پرستوں پر بھی پڑ رہا ہے۔ جس کا واضح اشارہ الجزائر کی تحریک آزادی کے لیڈر کے یہ الفاظ ہیں:۔

"ہمیں جہاں سے اسلحہ ملے گا حاصل کر لیں گے اور اگرچہ ہم کمیونزم کے سخت خلاف ہیں۔ لیکن ہمیں کمیونسٹ بلاک سے اسلحہ حاصل کرنے میں کوئی پس و پیش نہیں یا جو ہمیں اسلحہ دے گا خواہ وہ شیطان ہی کیوں نہ ہو ہم اس سے اسلحہ لیں گے۔"

اس اعلان سے یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ شمالی افریقہ میں بھی کمیونسٹ راسخ ہوتا جا رہا ہے۔ اور اگر الجزائر کے محبان وطن کو روسی اسلحہ معتدبہ تعداد میں حاصل ہو گئے تو الجزائر کی جنگ شدت اختیار کرنے کے علاوہ فرانس کے لئے بھی فیصلہ کن ثابت ہوگی۔ (ماخوذ)

کالا باغ میں لوہے کی کانوں کی وسیع پیمانہ پر ترقی

ترقیاتی کارپوریشن اور "کروپ" کے ماہرین نے تین کانوں میں کام شروع کر دیا

کراچی ۱۵ر جون - ملتان کے قریب فولاد تیار کرنے کا جو کارخانہ قائم کیا جا رہا ہے اس کی ضروریات پوری کرنے کی غرض سے ضلع میانوالی میں کالا باغ کی کانوں کو وسیع پیمانہ پر ترقی دی جا رہی ہے۔ یہ کام پاکستان کی ترقیاتی کارپوریشن اور مشہور جرمن فرم کروپ کے زیر اہتمام کیا جا رہا ہے۔

کالا باغ کی تین کانوں میں اندرونی نقل و حمل خام لوہے کو رکھنے اور لادنے اور کانوں کی بستیوں کو بہتر بنانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ یہ تین کانیں سکندریہ، باربرا اور کوچ کے نام سے مشہور ہیں۔ اول الذکر کان کا نام مشہور یونانی فاتح سکندر اعظم کے نام پر رکھا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ سکندر اعظم جب ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور کالا باغ کے علاقہ میں پہنچا تو یہاں کے لوگوں نے اسے ایک تلوار پیش کی تھی۔ یہ تلوار اسی کان کے خام لوہے سے تیار کی گئی تھی۔ دوسری کان کا نام "کروپ" کے انجینئروں نے کانوں کی دیوی کے نام پر "باربرا" رکھا ہے۔

مغربی پاکستان کے لئے غیر ممالک سے ۵ لاکھ ٹن گندم منگوانے کی درخواست

لاہور ۱۵ر جون معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے مرکزی ارباب اختیار کو مطلع کیا ہے کہ صوبہ کی غذائی قلت کے پیش نظر کم از کم پانچ لاکھ ٹن گندم غیر ممالک سے درآمد کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ کیونکہ نہ صرف سال رواں میں گندم کی قلت و گرانی کا سامنا ہوگا بلکہ آئندہ بھی حالات غیر تسلی بخش رہنے کا خدشہ ہے۔

حکومت مغربی پاکستان کے ایک ذمہ دار ترجمان نے بتایا ہے کہ مرکزی حکومت کو صوبہ میں غذائی حالت کا مکمل علم و احساس ہے۔ اور یہ امید کرنی چاہیئے کہ آئندہ دو اڑھائی ماہ میں امریکہ یا دوسرے ممالک سے گندم کی درآمد شروع ہو جائے گی۔ ترجمان نے یقین دلایا کہ صوبائی حکومت اناج کی اطمینان بخش بہم رسانی کا بندوبست کر رہی ہے اور اس سلسلہ میں ہراساں و پریشان ہونے کی چنداں ضرورت نہیں۔

معاہدہ بغداد کے عملی گروپ کا اجلاس

کراچی ۱۵ر جون - معاہدہ بغداد کے ایک عملی گروپ کا اجلاس آئندہ بدھ کو تہران میں منعقد ہوگا۔ اس میں زرعی مشینری کے حصول کے متعلق غور کیا جائے گا۔ یہ گروپ معاہدہ کی وزارتی کونسل کے آئندہ اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔ وزارتی کونسل کا آئندہ اجلاس جنوری کو کراچی میں ہو رہا ہے معاہدہ کے ایک اور گروپ کا اجلاس آئندہ ۱۵ر جولائی کو منعقد ہوگا۔ جس میں دجلہ و فرات کے پانی کو استعمال میں لانے کے بارے میں غور کیا جائے گا۔

پاکستان نے فرانس سے الجزائر میں فوراً لڑائی بند کر دینے کو کہا ہے (وزیر خارجہ)

"الجزائر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا" (نہرو)

"فرانس الجزائر میں ہند چینی کے تجربات دھرانا نہیں چاہتا" (موسیو پینو)

ڈھاکہ ۱۷ رجون۔ وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چوہدری نے کل یہاں اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران انکشاف کیا کہ پاکستان نے فرانس سے درخواست کی ہے کہ وہ الجزائر میں لڑائی فوراً بند کر دے اور قوم پرستوں سے بات چیت کرے۔

وزیر خارجہ نے کہا کہ پاکستان افریقی و ایشیائی ملکوں کی جدوجہد آزادی کی ہمیشہ حمایت کرتا رہا ہے۔ الجزائر کے قوم پرستوں کی موجودہ جدوجہد کا مقصد بھی حصول آزادی ہے اگر فرانس قوم پرستوں کی امنگیں پوری کر دے تو ممکن ہے الجزائر کی آزادی کے بعد دونوں کے تعلقات بڑے خوشگوار ہو جائیں۔ اور فرانسیسی آباد کاروں کو بھی ان کا حصہ مل جائے۔

مسٹر حمید الحق چوہدری نے بتایا کہ افریشیائی گروپ کے لیڈروں نے ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا کہ سلامتی کونسل میں الجزائر کا مسئلہ اٹھانے کی درخواست کب پیش کی جائے۔ آپ نے کہا دو دن ہوئے۔ افریشیائی گروپ کے ارکان نے اقوام متحدہ کے نام ایک خط پر دستخط کئے تھے۔ جس میں سلامتی کونسل سے الجزائر کے مسئلہ پر غور کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ لیکن ہندوستان کی مخالفت کے باعث یہ خط روک لیا گیا۔ ہندوستان سفارتی ذرائع سے بات چیت کے ذریعے یہ مسئلہ طے کرنے کا متمنی ہے۔

نہرو

ادھر وزیر اعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو نے مصر کے مشہور اخبار "الجمہوریہ" کے خاص نامہ نگار سے ملاقات کے دوران یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ وہ الجزائر کے مسئلہ پر مصری اور فرانسیسی لیڈروں سے بات چیت کریں گے۔ آپ نے کہا "ہندوستان نے الجزائر میں کشت و خون بند کرانے کے لئے جو پانچ نکاتی تجویز پیش کی تھی اسے فرانس اور الجزائر میں سے کسی نے مانا یا رد نہیں کیا۔"

پنڈت نہرو نے خیال ظاہر کیا کہ الجزائر میں کشت و خون فوراً بند ہونا چاہیئے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو براہ راست بات چیت ممکن نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ الجزائر کے مسئلہ کا تصفیہ نہیں ہو سکے گا۔

پنڈت نہرو نے سلامتی کونسل میں الجزائر کا مسئلہ پیش کرنے کی مخالفت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اول تو اس مسئلہ کو ایجنڈے میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر ایسا کر بھی لیا جائے۔ تو اس کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہوگا۔

وزیر اعظم فرانس موسیو پینو نے امریکہ جانے سے پیشتر پیرس کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران بتایا کہ وہ الجزائر کے مسئلہ پر سب سے تعاون حاصل کرنا چاہتے ہیں

. . . .

. . . . آپ نے الجزائر کے متعلق نہرو کی تجاویز کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ فرانس الجزائر میں ہند چینی کے تجربات نہیں دہرانا چاہتا۔ موسیو پینو کل واشنگٹن روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں وہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس سے مختلف مسائل پر گفتگو کریں گے۔

بخشی آئندہ ہفتے نہرو سے ملیں گے

نئی دہلی ۱۷ رجون۔ مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد آئندہ ہفتے یہاں پہنچ رہے ہیں۔ آپ وزیر اعظم ہند پنڈت نہرو سے ان کے دورہ یورپ و امریکہ پر روانگی سے پیشتر مسئلہ کشمیر کے متعلق بات چیت کریں گے مقبوضہ کشمیر کے وزیر مال میر قاسم اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کے نائب وزیر مسٹر ڈھر پہلے ہی دہلی میں موجود ہیں۔ خیال ہے وہ دونوں ہندوستان کے اس وفد میں شامل ہوں گے جو سلامتی کونسل میں کشمیر کے متعلق ہندوستان کے موقف کی وکالت کریں گے۔

درخواست دعا

میری اہلیہ امۃ الوہاب بیگم بنت محترم قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی دو تین ماہ سے بیمار ہیں۔ بعد ایکسرے ان کو گلاب دیوی ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔

صحابہ کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں خصوصاً اور احباب جماعت کی خدمت میں عموماً ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عبد اللطیف خان

وہ دن دور نہیں جب کشمیر رائے شماری کے بعد پاکستان میں شامل ہو جائے گا

پاکستان اناج کے معاملہ میں پانچ سال میں خودکفیل ہو جائیگا (مرکزی وزیر خوراک)

پشاور ۱۶ ر جون۔ مرکزی وزیر خوراک و زراعت مسٹر عبد اللطیف بسواس نے کل جمرود میں خیبر ایجنسی کے قبائلی رہنماؤں اور ملکوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ پنڈت نہرو کشمیری عوام پر خواہ کتنا ہی ظلم و تشدد روا کیوں نہ رکھیں۔ ان کے جذبہ اور سپرٹ کو ہرگز نہیں کچلا جا سکتا وہ حق پر ہیں۔ مسٹر عبد اللطیف بسواس نے کہا "کشمیری حق پر ہیں اور وہ دن دور نہیں جب ان کا عزم اور ارادہ کامیابی و کامرانی کے منازل سے ہمکنار ہو جائے گا اور وہ ریاست میں آزادانہ وغیر جانبدارانہ رائے شماری کے بعد پاکستان میں شامل ہو جائیں گے۔"

وزیر خوراک مری میں خوراک و زراعت کی کونسل کے اجلاس میں شرکت کرنے کے بعد کل راولپنڈی سے ہوتے ہوئے پشاور پہنچے تھے پشاور پہنچتے ہی وہ سیدھے جمرود چلے گئے۔ جہاں انہوں نے پاکستان افغان سرحد۔ ڈیورنڈ لائن کا معائنہ کیا۔ وزیر خوراک کے ہمراہ مشرقی پاکستان کے وزیر خوراک مسٹر ہاشم الدین احمد اور مشرقی پاکستان کی قومی اسمبلی کے ایک رکن بھی تھے۔

راجہ غضنفر علی کا نیا عہدہ

کراچی ۱۶ ر جون۔ ہندوستان میں پاکستان کے سابق ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں کو اٹلی میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔

گندم کے ۲ روسی جہاز پاکستان آرہے ہیں

کراچی ۱۶ ر جون۔ گندم کے دو روسی جہاز آئندہ ہفتے پاکستان پہنچ رہے ہیں۔ ان میں ایک جہاز پر ساڑھے آٹھ ہزار ٹن اور دوسرے پر آٹھ ہزار ٹن گندم ہو گی۔

بیدخلی کی میعاد میں توسیع

لاہور ۱۶ ر جون۔ حکومت مغربی پاکستان نے مزارعین کی متروکہ اراضی سے بے دخلی کی میعاد اس ماہ کی ۳۰ تاریخ تک بڑھا دی ہے۔

لائل پور کیلئے سرکاری گندم

لاہور ۱۶ ر جون معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان بہت جلد لائلپور اور گجرات کے اضلاع کو گندم بھیج رہی ہے۔ یہ اقدام ان اضلاع میں گندم کی اچانک قلت کے پیش نظر کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے پچھلے دنوں ضلع گجرات کے بعض مقامات پر گندم کے نرخ ۱۸/- سے ۲۰/- روپے فی من تک پہنچ گئے تھے اور نواحی ضلع لائلپور میں بھی گندم کی گرانی کی شکایات عام ہیں۔

پاکستان کو دس لاکھ ڈالر کی امداد

کراچی ۱۶ ر جون امریکہ کے بین الاقوامی تعاون کے محکمہ نے پاکستان بالخصوص مشرقی پاکستان میں ماہی گیری اور سڑکوں کی بہتری کیلئے دس لاکھ ڈالر کی رقم منظور کرنے کا فیصلہ کیا ہے اسمیں سے ساڑھے سات لاکھ ڈالر مشرقی پاکستان میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا سامان خریدنے اور ۷۹ ہزار ڈالر ماہی گیری کو ترقی دینے پر صرف کئے جائیں گے۔ ایک لاکھ ۷۰ ہزار ڈالر کی رقم مغربی پاکستان میں ماہی گیری کو ترقی دینے کے لئے سامان وغیرہ خریدنے پر صرف کی جائے گی۔ پاکستان کو یہ سامان کسی بھی ملک سے خریدنے کی اجازت ہو گی حکومت پاکستان نے سامان کی درآمد کے لئے لائسنس بھی جاری کر دیئے ہیں۔

محلہ دار الرحمت غربی کا اجلاس

(۱) ربوہ ۱۶ ر جون۔ آج بعد نماز مغرب مولوی محمد شریف صاحب سابق مبلغ فلسطین مسجد دار الرحمت غربی میں تقریر فرمائیں گے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ اجلاس میں شریک ہو کر استفادہ کریں پانی اور روشنی کا خاطر خواہ انتظام ہوگا۔

(۲) **انتخاب**:- ۱۷ ر جون بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد دار الرحمت غربی میں نئے عہدیداران کا انتخاب کیا جائے گا۔ احباب سے درخواست ہے کہ تشریف لاکر انتخاب میں شامل ہوں۔ (نائب صدر محلہ دار الرحمت غربی ربوہ)

درخواست دعا خاکسار کا بھتیجا محمد ابراہیم دو ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

نصیر الدین محرر چنگی ربوہ